بنواسرائیل کی شریعت

شیرباز خان
ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

ABSTRACT:

In this articale I have tried to present the major themes and precepts on the law of mosses (A.S) by citing quotes from the first five books of the bible and from further Judaic literature on these issues.

During this course I have been pertinent in providing references from Quran' the last and the final word of God. The details of the law of mosses (A.S) are available in determoni and in its valuable commentary called Talmud.

This articale does not contain the minor details of the law of mosses (A.S) but deals with the measure themes' like wise I have not mentioned the minutes details from Quran and the valuables commentaries on it. For this purpose it would be better for the readers to study those books which have been written by Muslims during through the centuries. Some of them are:

1. Ahkam al Quran by abu bakaer al jesses
2. Ahkam al Quran by abu baker ibn-e-al Arabi
3. Tafseer jamay al ahkam by imam qurtabi etc.

In urdu langues the translation of ahkam al quran by molana ashraf ali thanvi is avaibale. Also Allama Ghulam Rasool Saeedi has written available tafseer (Tibyan al quran) in which he has discussed the stances of four well known Fiqhi schools on almost all Fiqhi matters.

بنواسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد۔ جواسرائیل سے مرکب ہے۔ اسرا کا معنی ہے بندہ اور ایل کا معنی ہے الہ۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کا بندہ۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام تھا اور یعقوب دراصل ایک لقب ہے حضرت ابراہیم کا پوتا ہونے کا لحاظ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا مذہب بھی وہی تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السلام کا تھا۔ اسی لئے قرآن مجید حضرت یعقوب علیہ السلام کے آخری وقت پہ اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تم نہ مرنا مگر مسلمان۔ اور حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے بعد آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد یعنی اسحاقؑ، اسماعیلؑ اور ابراہیمؑ کے واحد خدا کی پرستش کریں گے اور ہم اس کے مسلمان ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی وصیت ان کے بیٹوں اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارے میں سورۂ بقرہ آیات نمبر ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲ اور ۱۳۳ میں یوں بیان کی گئی ہے۔

> إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ o وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ o أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِن بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلٰهاً وَاحِداً وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ o
>
> ''اور یاد کرو جب فرمایا اس کو اس کے رب نے اے ابراہیمؑ گردن جھکا دو عرض کی میں اپنی گردن جھکا دی سارے جہانوں کے پروردگار کے سامنے اور وصیت کی اسی دین کی ابراہیمؑ کے اپنے بیٹوں کو اور یعقوبؑ نے اے میرے بچوں بیشک اللہ نے پسند فرمایا ہے تمہارے لئے یہی دین۔ سو تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو بھلا کیا تم اس وقت موجود تھے جب آ پہنچی یعقوبؑ کو موت جبکہ پوچھا اس نے اپنے بیٹوں سے کہ تم کس کی عبادت کرو گے میرے انتقال کر جانے کے بعد انہوں نے عرض کی ہم عبادت کریں گے آپ کے خدا کی اور آپ کے بزرگوں کے خدا کی ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے خدا کی۔ جو خدائے وحدہ لاشریک ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار رہیں گے''(۱)

قرآن اس بات کی نفی کرتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ اور ان کے بیٹے یہودی یا نصرانی نہیں بلکہ یہ توحید پرست تھے اور سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۰ میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ کہ جاتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اولاد یعقوبؑ میں جو انبیاء گزرے ہیں یہ سب یہود و نصاریٰ تھے۔ اے محمد ﷺ کہ دیجئے کہ تم زیادہ واقف ہو یا حق تعالیٰ اور ایسے شخص سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو ایسی شہادت کا اخفاء کرے جو اس کے پاس منجانب اللہ پہنچی ہو اور اللہ تمہارے کئے ہوئے سے بےخبر نہیں ہے۔

قرآن مجید کے بیان سے پتہ چلتا ہے کہ اس نسل کا مذہب تورات کے نزول سے پہلے دین ابراہیمی تھا جسے دین

حنیف بھی کہا گیا ہے۔تورات کے نزول کے بعد یہ مذہب یہودیت کہلایا۔

سورۃ العمران آیت ۹۳ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ بنواسرائیل کیلئے کھانے کی سب چیزیں حلال تھی۔سوائے ان کے جو حضرت یعقوب نے خود اپنے لئے حرام قرار دے دی تھی۔یہ سب کچھ تورات کے نزول سے پہلے ہوا۔اس لئے قرآن مجید یہودیوں کو دعوت دیتا ہے کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ حضرت یعقوب اور ان کے بیٹوں کا مذہب یہودیت تھا تو تورات سے کوئی دلیل لے کر آؤ۔اس لحاظ سے ہم بنواسرائیل کے مذہب کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں کہ ایک تورات کے نزول سے پہلے جسے دین ابراہیمی یا دین حنیف کہنا چاہئے۔(۲)

اور دوسرے بنواسرائیل کا مذہب تورات کے نزول کے بعد یعنی جس کی ابتداء حضرت موسیٰ سے ہوتی ہے۔حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد کے مذہب کے بارے میں قرآن مجید نے مختلف تعبیریں اختیار کی ہیں۔

۱۔ حنیفا مسلماً۔ آل عمران ۶۷ میں ارشاد ربانی ہے ابراہیمؑ نہ تو یہودی تھے اور نہ نصرانی تھے لیکن طریق مستقیم والے یعنی صاحب اسلام تھے اور مشرکین میں سے بھی نہ تھے۔

اور اسی سورۃ مبارکہ کی آیت ۹۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کہہ دیا سو تم ملت ابراہیم کا اتباع کرو جس میں ذرا کجی نہیں اور وہ مشرک نہ تھے۔

اور سورۃ النساء کی آیت نمبر:۱۲۵ میں ارشاد ربانی ہوتا ہے کہ اور ایسے شخص سے زیادہ اچھا کس کا دین ہوگا جو کہ اپنا رخ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ مخلص بھی ہو اور وہ ملت ابراہیم کا اتباع کرے جس میں کجی کا نام نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنا خالص دوست بنایا تھا۔

اور سورۃ الانعام آیت نمبر ۷۹ میں اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کے مذہب کو اس طرح بیان فرماتا ہے کہ!

''میں اپنا چہرہ اس ذات کی طرف موڑتا ہوں جس نے زمین اور آسمان کو خلق کیا دین حنیف کی پیروکار کی حیثیت سے''

جبکہ سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶۱ میں ملت ابراہیم کو حنیف بھی بتایا گیا ہے اور دین بھی کہا گیا ہے۔صراط مستقیم بھی بتایا گیا ہے۔

۲۔ سورۃ النحل آیت نمبر ۱۲۰ میں اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ حضرت ابراہیم مشرک نہیں تھے اور اسی سورۃ کی آیت نمبر ۱۳۰ میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے تم پر وحی کی ملت ابراہیم کی اتباع کرو جو کہ حنیف ہے۔

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت ابراہیم کا دین ایک اللہ کی عبادت اور اس کے بتائے ہوئے حلال وحرام اور اسی کے بتائے ہوئے طرز عبادت پر مشتمل اور شرک سے پاک تھا۔یہی دین اور دیہی مذہب جسے اسلام دین حنیف ملت ابراہیم صراط مستقیم اور دین کہا گیا ہے۔حضرت ابراہیمؑ کے بیٹوں، حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق اور ان کے بیٹے حضرت

یعقوب اوران کی اولاد کا تھا۔ یہ سب ایک خُدا کو ماننے والے اوراسی کی عبادت کرنے والے تھے۔تورات کے نزول سے بنواسرائیل تک بنواسرائیل کا یہی مذہب تھا۔

بنی اسرائیل کی شریعت کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

خدا کی عبادت کاحکم

پس تم خداوندخدا کا خوف رکھواور نیک نیتی سے اورصداقت سے اس کی پرستش کرواوران کوسجدہ کرواوران کے احکام پرعمل کروان کے بتائے ہوئے راستے پرچلواوراپنے خدا سے لپٹے رہواوراپنی ساری دل وجان سے اس کی بندگی اورخدا کی عبادت کاحکم حضرت یوشع اورحضرت عاموس بھی اپنی قوم کودیتے ہیں۔

''لوگوں اپنے پروردگار کی عبادت کروجس نے تم کواورتم سے پہلے لوگوں کوپیدا کیا تا کہ اس کے عذاب سے بچو''

''اوردوسری جگہ ارشاد ہورہا ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت کئے جاؤ، یہاں تک کہ تمہاری موت کاوقت آجائے''

''اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھاراستہ ہے''

''اورخدا کی عبادت کوخالص کرکے ان کی بندگی کرو''

''اورمیں نے جنوں اورانسانوں کواس لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں''(۵)

شرک ممانعت

''اورتمہارے درمیان جوقومیں باقی ہیں نہ جاؤ،اوران کے دیوتاؤں کے نام کاذکرکرو۔اورنہ ان کی پرستش کرو،اور نہ ان کوسجدہ کرو۔اورجواجنبی معبودتمہارے درمیان ہیں ان کودورکردو۔جن کی پرستش تمہارے باپ دادااوریا کہ اس پارکرتے تھے۔اورمصرمیں کرتے تھے یاموریوں کے دیوتا ہوجن کے ملک میں تم بسے ہو''(۶)

اورحضرت یوشع بن نون اورحضرت عاموس بھی شرک کی ممانعت کرتے ہیں:

''اوران کے معبودوں کے نام کاذکرنہ کرو۔اورنہ انہیں سجدہ کرو۔بلکہ اپنے خداوندخُدا اسے لپٹے رہو۔جیسا کہ تم نے آج کے دن تک کیا ہے''(۷)

اورقرآن مجید کی مختلف آیات میں شرک ان الفاظ میں ممانعت کی گئی:

''اورخدا کے سوا کسی اورکومعبودنہ بناؤ۔میں اس کی طرف سے سیدھاراستہ بنانے والا ہوں''

اورجولوگ شرک کرتے ہیں وہ کہیں گے کہ اگرخدا چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے اور ہمارے باپ داداشرک کرتے اورنہ ہم کسی کوحرام ٹھہراتے۔اس طرح ان لوگوں نے تکذیب کی تھی۔جوان سے پہلے تھے۔یہاں تک کہ ہمارے عذاب کا مزہ چکھ کررہے۔کہہ دوکیا تمہارے پاس کوئی سند ہے۔اگرہے تواسے ہمارے سامنے لے آؤاورتم محض خیال کے پیچھے چلتے اور اٹکل کے تیز چلاتے ہو۔

''اوران لوگوں نے خدا کے سوا اورمعبود بنالئے ہیں۔تا کہ وہ ان کیلئے مؤجب عزت ومددہوں۔ہرگزنہیں وہ معبود

اب باطل ان کی پرستش سے انکار کریں گے اور ان کے دشمن ومخالف ہوں گے'' (۸)

غیر معبود کی پوجا کی ممانعت

''جب تم خداوند اپنے خدا کے اس عہد کو جس کا حکم اس نے تم کو دیا ہے توڑ ڈالو اور جا کر معبودوں کی پرستش کرنے اور ان کو سجدہ کرنے لگو تو خداوند کا قہر تم پر بھڑ کے گا''

''تیرے لئے میرے حضور کوئی معبود نہ ہو۔ تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی چیز یا کسی چیز کی صورت جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے کے پانی میں ہے۔ مت بنا۔ تو انہیں سجدہ نہ کرنا اور نہ ان کی خدمت کرنا'' (۹)

اور حضرت یوشع اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم ان قوموں کے ساتھ جو تمہارے درمیان ہیں مل نہ جاؤ اور ان کے معبودوں کے نام کا ذکر نہ کرو۔ نہ ان کی قسم کھاؤ نہ ان کی عبادت کرو اور نہ انہیں سجدہ کرو'' (۱۰)

قرآن پاک میں بھی متعدد جگہوں پر غیر معبودوں اور بتوں کی پرستش سے منع کیا گیا ہے:

''اے پیغمبران منکران اسلام سے کہہ دو کہ اے کافرو جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے معلوم ہوتے ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر اور میں اپنے دین پر'' (۱۱)

نبوت پر عمل کرنے کا حکم

واضح ہو کہ بائبل میں نبوت کرنے اور نبوت پر عمل کرنے کا ایک مخصوص نظریہ ہے۔ نبوت کرنے سے مراد پیغام خداوند کو پہنچانا نیز بشارت دینا دانداز کرنا ہیں۔ جبکہ نبوت پر عمل کرنے کے معنی پیغام پر عمل کرنے کے ہیں۔

اس لئے ہمت کر کے دلیر ہوتا کہ تو اس تمام شریعت کو جس کی بابت تجھے میرے بندے موسیٰؑ نے حکم دیا مانے اور اس پر عمل کرے۔ اور اس سے داہنے یا بائیں نہ پھرے۔ تا کہ جہاں تو جائے تو کامیاب ہو۔ یہ شریعت کی کتاب تیرے منہ سے جدا نہ بلکہ رات اور دن پر غور کرتا رہ تا کہ تو اسے مانے اور جو کچھ اس میں لکھا ہے اس پر عمل کرے تا کہ تب ہی تو اپنی راہوں میں کامیاب ہوگا۔ (۱۲)

حضرت عاموس نے بھی اپنی قوم کو نبوت پر عمل کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ خداوند نے مجھ سے کہا کہ جا اور میری امت اسرائیل کیلئے نبوت کر۔ (۱۳)

قرآن مجید میں نبوت پر عمل کرنے کا حکم

''اے رسول اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں کی اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ خدا سے عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیرے ہی طرف لوٹ کر جانا ہے''

''اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تا کہ انہیں احکام کھول کھول کر بتادے پھر خدا جسے

چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے''

''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں یہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے آزمائش بنایا۔ کیا تم صبر کرو گے اور تمہارا پروردگار دیکھنے والا ہے''(۱۴)

شریعت پر عمل کرنے کا حکم

اور جو کتابِ شریعت تمہیں دی گئی ہے تمہیں رات دن اس کا خیال ہو تا کہ جو کچھ اس میں لکھا گیا ہے اس پر تو احتیاط کر کے عمل کر سکے۔ تب ہی تجھے اقبال مندی کی راہ نصیب ہو سکے اور تو خوب کامیاب ہوگا اور تو مضبوط ہو جا۔ اور حوصلہ رکھ۔ خوف نہ کھا۔ اور بے دل نہ ہو کیونکہ خداوند خدا جہاں تو جائے تیرے ساتھ رہے گا۔(۱۵)

حضرت یوشع اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ پس نہایت مضبوط ہو کہ سب کچھ جو موسیٰؑ کی شریعت کی کتاب میں لکھا ہے۔ مانو اور اس پر عمل کرو اور داہنے یا بائیں اس سے مت مڑو۔(۱۶)

حضرت عاموس بھی اپنی قوم کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں: حالانکہ اس قوم نے خدا کی شریعت کو رد کر دیا ہے۔ اور اس کے قوانین پر عمل نہیں کیا اور ان کے ان بطلانوں نے جن کی ان کے باپ دادا نے پیروی کی تھی۔ گمراہ کر دیا ہے۔(۱۷)

اور شریعت پر عمل کرنے کا حکم بائبل کے علاوہ قرآن مجید کے متعدد آیت میں دیا گیا ہے۔

''اس نے تمہارے لئے ہی دین کا راستہ مقرر کیا جس کے اختیار کو نوحؑ کو حکم دیا تھا اور جس کی اے محمدﷺ ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو حکم دیا تھا۔ وہ یہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا''

پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے راستے پر قائم کر دیا تو اسی راستے پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا''(۱۸)

خدا کا نام بے جا نہ لینے کا حکم

''تو خداوند اپنے خدا کا نام بے جا نہ لے، کیونکہ خداوند اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا جو اس کا نام بے جا لیتا ہے''(۱۹)

انسانی جان اور ذات کے تقدس کا حکم

''اور خدا نے کہا ہم انسان کو اپنی صورت پر اپنی مانند بنائیں''(۲۰)

''اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا''(۲۱)

اس سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کو خدا نے اپنی مانند بنایا۔ کتابِ پیدائش کے علماء میں اس جملے کی تفسیر خاصا اختلاف واقع ہوا ہے۔ ہارپر نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اپنے تصور میں پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظلِ الٰہی سے اس معنی میں کہ وہ خدا کے قائم مقام کے طور پر دیگر مخلوقات پر حکومت کرے گا۔(۲۲)

تقریباً یہی تصور قرآن مجید کی آیت (۲:۳۰) سے متبادر ہوتا ہے۔

قتل خطا اور قتل عمد نیز جروح کی صورتیں

جوکوئی انسان کو مارے اور وہ مرجائے تو وہ ضرور قتل کیا جائے گا۔ اگر اس کا ارادہ مار ڈالنے کا نہ تھا مگر خدا نے اس کے ہاتھ سے ایسا واقع ہونے دیا تو تیرے لئے ایک جگہ مقرر کروں گا اور جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ ضرور مارا جائے۔ اگر دو آدمی جھگڑتے ہوں اور ایک دوسرے کو پتھر یا مکہ مارے اور وہ نہ مرے پر بستر پر پڑ جائے تب اگر وہ اٹھے اور لاٹھی لے کر راہ چلے تو مارنے والا بری ہوگا سوائے اس کے کہ اس کے کام کا نقصان بھر دے اور اس کے علاج کا خرچ اُٹھائے۔

اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو لاٹھی سے مارے اور وہ اس کے ہاتھ سے مرجائے تو اسے سزا دی جائے گی۔ پھر اگر وہ ایک یا دو دن زندہ رہے تو اسے سزا نہ دی جائے کیونکہ وہ اس کا مال تھا۔

اگر کوئی دو آدمی جھگڑتے ہوں اور کسی حامل عورت کو چوٹ لگائے مگر اس کا حمل کرنے کے سوا اور کوئی حادثہ نہ ہو تو چوٹ لگانے والا اتنا تاوان بھر دے گا جتنا اس کا شوہر تجویز کرے اور جتنا منصب مناسب سمجھیں۔ شریعت اسلامیہ میں بھی اسقاط حمل اگر کسی چوٹ سے واقع ہو تو اسے دیت ادا کرنی ہوگی۔

قتل عمد کی ممانعت قرآنِ پاک کی مختلف آیات میں بھی آئی ہے

سورۃ مائدہ، آیت نمبر ۳۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے گا یعنی اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے۔ اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔ (۲۳)

اور سورۃ البقرۃ کی آیت ۹۳ میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے کہ جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا اس کی سزا دوزخ ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ جلتا رہے گا اور خدا اس پر غضب ناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا سخت عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (۲۴)

قصاص کا حکم

بنواسرائیل کی شریعت میں بھی اسلام کی طرح قصاص کے احکام تقریباً ایک جیسے ہیں:

مثلاً آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں جلانے کے بدلے جلانا، چوٹ کے بدلے چوٹ۔ اگر کوئی اپنے غلام یا لونڈی کا دانت توڑے تو دانت کے بدلے میں وہ اسے آزاد کر دے۔

قصاص کا حکم قرآن پاک کی درج ذیل آیت میں بھی ملتا ہے:

> ''مومنوں، ہم مقتولوں کے بارے میں قصاص یعنی خون کے بدلے خون کا حکم دیا جاتا ہے اس طرح کے آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت''

پس جس کو معاف کیا جائے اس کے بھائی مقتول کے وارث کی طرف سے کچھ چیز تو چاہیے کہ طلب کریں، مقتول کا

وارث خون بہا دستور کے مطابق اور قاتل کو چاہیے کہ اسے اچھی طرح ادا کرے۔ یہ رعایت ہے تمہارے رب کی طرف سے اور رحمت ہے تو جس نے زیادتی کی اس کے بعد تو اس کیلئے دردناک عذاب ہے اور تمہارے لئے قصاص میں زندگی ہے اے عقل مندو تا کہ تم قتل کرنے سے پرہیز کرنے لگو۔

''اور حرمت والا مہینہ، حرمت والے مہینے کا ہے۔اور ساری حرمتوں میں فریقین کے رویہ میں برابری چاہیے۔تو جو تم پرزیادتی کرے تم اس پرزیادتی کرولیکن اس قدر جتنی زیادتی اس نے تم پر کی ہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو اور جان لو یقیناً اللہ کی نصرت پرہیز گاروں کے ساتھ ہے''

اور ہم نے ان لوگوں کیلئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور سب زخموں کا اسی طرح بدلہ ہے لیکن جو شخص بدلہ معاف کر دے وہ اس کیلئے کفارہ ہوگا اور جو خدا کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں۔(۲۵)

چوری کی ممانعت اور اس کے احکام

اگر کوئی چور رات کو نقب لگاتا ہوا پایا جائے اور کوئی اسے مارے اور وہ مر جائے تو اس کا خون روا ہوگا۔ اگر وہ سورج چڑھے میں پایا جائے تو اس کا خون جائز نہیں ہوگا۔ مگر وہ بدلہ دے۔ اگر وہ نہ دے سکے تو اپنی چوری کیلئے بیچا جائے اور اگر چوری کی چیز اس کے ہاتھ میں زندہ پائی جائے خواہ بیل، خواہ گدھا، خواہ بھیڑ ہو تو ایک کے بدلے میں دو دے۔ اگر کوئی کھیت یا انگورستان کھلائے کہ اپنے کھیت یا اپنے انگورستان کی عمدہ سے عمدہ پیداوار میں سے اس کا معاوضہ دے۔(۲۶)

اور حضرت یوشع بھی اپنی قوم کو چوری کرنے سے منع فرماتے تھے۔

چوری کے احکام ممانعت قرآن مجید کے مختلف آیات میں بھی آئی ہیں:

سورۃ المائدہ آیت نمبر ۳۹،۳۸ میں ارشاد ہو رہا ہے کہ جو چوری کرے مرد یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یا ان کے فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے اور خدا زبردست اور حکمت والا ہے اور جو شخص گناہ کے بعد توبہ کریں اور نیکوں کار بن جائے تو خدا اس کو معاف کر دے گا۔ کچھ شک نہیں خدا بخشنے والا مہربان ہے۔(۲۷)

غلامی اور غلاموں سے متعلق احکام:

اگر تو کوئی عبرانی غلام خریدے تو وہ چھ برس تیری خدمت کرے گا اور ساتھویں برس مفت آزاد ہو کر چلا جائے گا۔ اگر وہ اکیلا آیا ہے تو اکیلا چلا جائے گا اور اگر اس کی بیوی تھی تو اس کی بیوی اس کے ساتھ چلی جائے گی اور اگر اس کے آقا نے کسی عورت کے ساتھ اس کا بیاہ کر دیا جس نے اس کے ہاں بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئے تو وہ عورت اور اس کی اولاد آقا کی ہوگی اور وہ اکیلا چلا جائے گا۔ اگر وہ غلام سے کہے کہ میں اپنے آقا اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو پیار کرتا ہوں میں آزاد ہو کر نہیں جاتا تو اس کا آقا سے خدا کے حضور لے جائے اور دروازے کے پار یا دروازے کی چوکھٹ پر لا کر سوئی سے اس کا

کان چھیدے تو وہ ہمیشہ تک اس کی خدمت کرتا رہے گا۔(۲۸)

صدقات یعنی زکوٰۃ وخیرات

صدقات یعنی زکوٰۃ وخیرات تو مفلسوں کا اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے۔ اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں کے قرض ادا کرنے میں اور خدا کی راہ میں اور مسافروں کی مدد میں بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیے۔ یہ حقوق خدا کی طرف سے مقدر کر دیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا اور حکمت والا ہے۔(۲۹)

ظہار

اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو ان کو ہم بستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے۔ مومنو! اس حکم سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے باخبر ہے۔(۳۰)

مسافروں کے حقوق

اور تو مسافر کو دکھ نہ دے اور نہ اسے تنگ کر کیونکہ ملک مصر میں تم بھی مسافر تھے۔(۳۱)

قرآن مجید میں مسافروں کے متعلق احکام:

''اے محمد ﷺ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ خدا کی راہ میں کس طرح کا مال خرچ کریں کہہ دو جو چاہو خرچ کرو لیکن خرچ کرنا چاہو دو درجہ بدرجہ اہل استحق یعنی ماں باپ اور قریب رشتہ داروں اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو سب کو وہ اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے''

اور جو مال خدا نے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کیت قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجت مندوں کے اور مسافر کیلئے ہے تا کہ جو لوگ تم میں دولت مند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نا پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور رشتے داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو اور فضول خرچی سے مال نہ اُڑاؤ۔(۳۲)

رشوت لینے کی ممانعت

اور ایک دوسرے کا مال نہ حق کھاؤ اور نہ اس کے حاکموں کے پاس پہنچاؤ۔ تا کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر نہ کھا جاؤ اور اسے تم بھی جانتے ہو۔(۳۳)

یومِ سبت منانے کا حکم:

چھ دن تو کام کاج کرنا اور ساتویں دن تو سبت منانا۔ تا کہ تیرے گدھے کو آرام ملے اور تیری لونڈی کا بیٹا اور مسافر تازہ دم ہو۔

تو سبت کے دن کو پاک کرنے کیلئے یاد کر۔ چھ دن تو کام کر اور اپنے سب کام کر۔
مگر ساتواں دن خداوند تیرے خدا کیلئے سبت ہے۔ اس میں تو اپنے لئے کچھ کام نہ کر۔ نہ تو نا تیرا بیٹا، بیٹی نہ تیرا غلام نہ تیرا چوپایہ اور نہ تیرا مہمان جو تیرے دروازے کے اندر ہے۔ (۳۴)

یوم سبت کا ذکر قرآن پاک میں

''اور تم لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ اور اس واقع کو اس وقت کے لوگوں کیلئے جو ان کے بعد آنے والے تھے عبرت اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت بنا دیا''

اور دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے کہ اور ان سے گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع تھا۔ جب یہ لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے یعنی اس وقت کے ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتی اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتی۔ اس طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالتے۔ (۳۵)

پڑوسی کے حقوق

تو اپنے ہمسائے کے گھر کا لالچ مت کر تو اپنے ہمسائے پر جھوٹی گواہی مت دے تو اپنے ہمسائے کی بیوی کا لالچ مت کر۔ نہ اس کے غلام نہ اس کی لونڈی نہ اس کے بیل نہ اس کے گدھے اور نہ کسی چیز کا۔ جو تیرے ہمسائے کی ہے۔ احکام عشرہ کے مفسرین کا کہنا ہے کہ اس حکم میں ہمسائے کی سارے حقوق نیز پڑوسی کی عورتوں کا تحفظ شامل ہے۔ (۳۶)

جھوٹی گواہی دینے کی ممانعت قرآن پاک میں

اے ایمان والوں انصاف پر قائم رہو اور خدا کیلئے سچی گواہی دو۔ خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہے یا فقیر تو خدا ان کا خیر خواہ ہے۔ تو تم خواہش نفس کے پیچھے چل کر عدل کو نہ چھوڑ دینا۔ اگر تم پیچدار شہادت دو گے یا شہادت سے بچنا چاہو گے تو جان رکھو خدا تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔
اور دوسرے جگہ ارشاد ہو رہا ہے کہ اے ایمان والوں خدا کیلئے انصاف کی گواہی دینے کیلئے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف کیا کرو۔ کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے۔ (۳۷)

سود کی ممانعت

اگر تو میرے لوگوں میں سے کسی مدلس کو کچھ روپیہ قرض دے تو بیاج خور کی مانند مت بن اور اس سے سود مت لے۔
اسلام بھی سود کی شدت سے ممانعت کرتا ہے اور قرآن میں سود خوروں سے اللہ اور اس کے رسول کی جنگ کا اعلان ہے۔

قرآنِ پاک میں سود کی ممانعت

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہو رہا ہے کہ اے ایمان والو! دگنا چوگنا سود نہ کھاؤ اور خدا سے ڈرو تا کہ نجات حاصل کرو اور سورۃ البقرء میں ارشاد ہو رہا ہے کہ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قبروں سے اس طرح حواس باختہ اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ سود بیچنا تو نفع کے لحاظ سے ویسا ہی ہے جیسے سود لینا۔

حالانکہ سودے کے خود خدا نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس خدا کی نصیحت پہنچی اور وہ سود لینے سے باز آ گیا تو جو پہلے ہو چکا وہ اس کا۔ کا ور قیامت میں اس کا معاملہ خدا کے سپرد اور جو پھر لینے لگا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں کہ ہمیشہ دوزخ میں جلتے رہیں گے۔

خدا سود کو نابود یعنی بے برکت کو بڑھاتا ہے اور خدا کسی ناشکرے گناہ گار کو دوست نہیں رکھتا۔ (۳۸)

زراعت سے متعلق احکام

چھ برس تو اپنی زمین کی کھیتی کر اور پیداوار جمع کر لیکن ساتویں برس اسے چھوڑ دے کہ پڑی رہے تا کہ تیری قوم کے مسکین اسے کھائیں جو ان سے بچ گئے اسے جنگلی چوپائے کھائے۔ (۳۹)

قتل عمد کی سزا قانون میں

جو کوئی بھی قتل عمد کا ارتکاب کرے اسے بطور قصاص سزائے موت دی جائے گی۔ مقدمے کے حقائق و حالات کا لحاظ رکھتے ہوئے تعزیز کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔ اپنی مدت کیلئے کسی ایک قسم کی سزائے قید جو پچیس سال تک ہو سکے گی جبکہ اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قبل اطلاق نہ ہو اور قتل خط کی سزا دیت ہے اگر ایسا قتل کیس ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہو یا غفلت سے ہوا ہو تو مجرم دیت کے علاوہ بطور تعزیز کا بھی مستوجب ہوگا۔ (۴۰)

چوری کی سزا تعزیرات پاکستان میں

دفعہ ۳۷۹۔ جو کوئی بھی شخص سرقہ کا مرتکب ہو تو اس کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔ (۴۱)

ا۔ سبت کی تعریف

سبت ہفتہ کے دن کو کہتے ہیں۔ یہ دن اسرائیل کیلئے مقدس قرار دیا گیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اور اولاد اسرائیل کے درمیان پشت در پشت تک دائی عہد کا نشان قرار دیتے ہوئے تاکید کی تھی کہ اس روز کوئی دنیوی کام نہ کیا جائے، گھروں میں آگ تک نہ جلائی جائے، جانوروں اور لونڈی غلاموں سے کوئی خدمت نہ لی جائے اور یہ کہ جو شخص اس ضابطہ کے خلاف کرے اسے قتل کر دیا جائے لیکن بنی اسرائیل نے آگے چل کر اس قانون کی اعلانیہ خلاف ورزی شروع

کردی۔(۴۲)

۲۔قرآن مجید میں سبت کا ذکر اور اس کے احکام کا ذکر

اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتے کے دن مچھلی کا شکار کرنے میں حد سے تجاوز کر گئے تھے۔تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ اور اس قصے کو اس وقت کے لوگوں کیلئے اور جو ان کے بعد آنے والے تھے عبرت اور پرہیز گاروں کیلئے نصیحت بنا دیا۔(۴۳)

اور ان سے اس گاؤں کا حال تو پوچھو جو لب دریا واقع تھا۔جب لوگ ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے لگے۔یعنی اس وقت کے ان کے ہفتے کے دن مچھلیاں ان کے سامنے پانی کے اوپر آتیں اور جب ہفتے کا دن نہ ہوتا تو نہ آتیں۔اسی طرح ہم ان لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کے سبب آزمائش میں ڈالنے لگے۔(۴۴)

اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا: اس لئے تمہارے پروردگار کے سامنے معذرت کر سکیں اور عجب نہیں کہ وہ پرہیز گاری اختیار کریں۔

> ''جب انہوں نے ان باتوں کو فراموش کر دیا جن کی نصیحت کی گئی تھی تو جو لوگ برائی سے منع کرتے تھے ان کو ہم نے نجات دی اور ظلم کرتے تھے ان کو ان کو برے عذاب میں پکڑ لیا کہ نافرمانی کئے جاتے تھے''(۴۵)

غرض جن اعمال بد سے ان کو منع کیا گیا تھا جب وہ ان پر اصرار اور ہمارے حکم سے گردن کشی کرنے لگے تو ہم نے ان کو حکم دیا کہ ذلیل بندر ہو جاؤ۔(۴۶)

یوم سبت کا ذکر کتاب پیدائش میں

اور خدا نے موسیٰؑ سے کہا تو بنی اسرائیل سے یہ بھی کہہ دینا کہ تم میرے سبتوں کو ضرور ماننا اس لئے کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان تمہاری پشت در پشت ایک نشان رہے گا تاکہ تم جانو کہ میں خداوند تمہارا پاک کرنے والا ہوں۔پس تم سبت کو منانا۔اس لئے کہ وہ تمہارے لئے مقدس ہے۔جو کوئی بے حرمتی کرے وہ ضرور مار ڈالا جائے۔پس بنی اسرائیل سبت کو مانیں اور پشت در پشت اسے دائمی عہد جان کر اس کا لحاظ رکھیں۔میرے اور بنی اسرائیل کے لئے یہ ہمیشہ ایک نشان رہے گا۔اس لئے کہ چھ دن میں خداوند نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور ساتویں دن آرام کر کے تازہ دم ہوا۔(۴۷)

اور کتاب خروج باب ۲۰، آیت نمبر ۱۱،۱۰،۹ میں ارشاد ہو رہا ہے:

> ''یاد کر کے تو سبت کا دن پاک ماننا۔چھ دن تک تو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا لیکن ساتواں دن خداوند تیرے خدا کا سبت ہے، اس میں نہ تو کوئی کام کرے، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام نہ تیری لونڈی، نہ تیرا چوپایہ، نہ کوئی مسافر جو تیرے ہاں پھاٹکوں کے اندر ہوں۔کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب بنایا اور ساتواں دن آرام کیا۔اس لئے خداوند نے سبت کے دن کو برکت دی اور اسے مقدس ٹھہرایا''(۴۸)

اور موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کی ساری جماعت کو جمع کر کے کہا: جن باتوں پر عمل کرنے کا حکم خداوند نے تم کو دیا ہے وہ یہ ہیں: چھ دن کام کاج کیا جائے لیکن ساتواں دن تمہارے لئے روز مقدس یعنی خداوند کے آرام کا سبت ہو۔ جو کوئی اس میں کچھ کام کرے وہ مارڈالا جائے۔تم سبت کے دن اپنے گھروں میں کہیں بھی آگ نہ جلانا۔(۴۹)

سبت کے حکم کی خلاف ورزی کی سزا

ا۔''چھ دن کام کاج کیا جائے لیکن ساتواں دن تمہارے لئے روز مقدس خداوند کے آرام کا سبت ہو۔ جو کوئی اس میں کچھ کام کرے وہ مارڈالا جائے۔تم سبت کے دن اپنے گھروں میں کہیں بھی آگ نہ جلانا''(۵۰)

۲۔''اور جب بنی اسرائیل بیابان میں پھر رہے تھے ان دنوں ایک آدمی ان کو سبت کے دن لکڑیاں جمع کرتا ہوا اور جن کو وہ لکڑیاں جمع کرتے ہوئے ملا اسے موسیٰ اور ہارون اور لوگوں کی جماعت کے پاس لے گئے۔انہوں نے اسے زیر نگرانی رکھا کیونکہ ان کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اس کے ساتھ کیا کرنا چاہئے۔تب خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ یہ شخص ضرور جان سے مارا جائے۔ ساری جماعت نے اسے خیمہ گاہ کے باہر اسے سنگ سار کرے۔۔ چنانچہ جیسا خدا نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اس کے مطابق ساری جماعت نے اسے خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر سنگ سار کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا''(۵۱)

۳۔''اور موسیٰ نے کہا کہ آج اسی (جمع شد بیڑوں) کو کھاؤ کیونکہ آج خداوند کا سبت ہے اس لئے بیڑ آج کو میدان میں نہیں ملے گا۔اور ساتواں دن ایسا ہوا کہ ان میں سے بعض آدمی بیڑ جمع کرنے گئے ان کو کچھ نہ ملا۔تب خداند نے موسیٰ سے کہا کہ تم لوگ کب تک میرے حکموں اور ہدایتوں کے ماننے سے انکار کرتے رہوگے''(۵۲)

۴۔یوم سبت کے دوران مندرجہ ذیل کام ممنوع تھے:

ا۔بیج بونا	۲۔ہل چلانا	۳۔فصل کاٹنا
۴۔فصل جمع کرنا	۵۔مرمت کرنا	۶۔اناج سے بھوسہ الگ کرنا
۷۔انتخاب کرنا	۸۔پیسنا	۹۔اناج پھٹکنا
۱۰۔گھر دھونا	۱۱۔پکانا	۱۲۔گھاس یا اون کاٹنا
۱۳۔دھاگے کو آپس میں ملانا	۱۴۔رنگ کٹائی	۱۵۔کھولنا یا سلجھانا
۱۶۔رنگ چڑھانا	۱۷۔چرخہ چلانا	۱۸۔لپٹنا
۱۹۔موٹا سوت بنانا	۲۰۔دو دھاگوں کو الگ کرنا	
۲۱۔گرہ باندھنا	۲۲۔گرہ کھولنا	۲۳۔گانٹھ لگانا
۲۴۔گانٹھ کھولنا	۲۵۔دوٹانکے لگانا	۲۶۔بارہ سنگے کا شکار کرنا
۲۷۔ذبح کرنا	۲۸۔کھال اتارنا	۲۹۔دوٹانکے لگانے کیلئے کپڑا اپھاڑنا
۳۰۔مچھلیوں کو نمک لگانے کا کام کرنا	۳۱۔جھونپڑی بنانا	۳۲۔کنگھی کرنا

۳۳۔ٹکڑے کرنا ۳۴۔دو الفاظ لکھنا ۳۵۔دو الفاظ لکھنے کیلئے کچھ مٹانا

۳۶۔عمارت بنانا/تعمیر کرنا ۳۷۔مسمار کرنا ۳۸۔آگ جلانا

۳۹۔آگ کو بجھانا ۴۰۔ہتھوڑی سے ضرب لگانا

۴۱۔ایک چیز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانا

سبت کی خلاف ورزی کی سزا

متعدد احکام کے ساتھ سبت کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے:

''اگر تم میرے سننے والے نہ ہوں اور ان سے حکموں پر عمل نہ کرو اور مجھ سے عہد شکنی نہ کرو تو میں بھی تم سے ایسا ہی کروں گا اور میرا چہرہ تمہارے برخلاف ہوگا۔ اپنے دشمنوں کے سامنے قتل کئے جاؤ گے اور جو تمہارا کینہ رکھتے ہیں تم پر حکومت کریں گے''(۵۴)

بنو اسرائیل کو جہاد کا حکم

سورۃ المائدہ آیت نمبر ۲۱ میں ارشاد پاک ہو رہا ہے کہ اے میری قوم اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے۔ پیچھے نہ ہٹو ورنہ ناکام و نامراد ہو گے۔(۵۵)

سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے کہ وہ کہنے لگے اے موسیٰ اس سرزمین پر تو بڑے ظالم لوگ رہتے ہیں۔ وہ جب تک نکل نہ جائے ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے۔(۵۶)

سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۲۳۔ ان لوگوں میں سے وہ شخص جو کہ خدا سے ڈرتے تھے اور خدا نے انہیں اپنی نعمت سے نوازہ تھا کہنے لگے ان کے شہر میں دروازے سے داخل ہو جاؤ جب تم داخل ہو گئے تو کامیاب ہو جاؤ گے اور خدا پر توکل کرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۲۴ میں ارشاد ہو رہا ہے: اے موسیٰؑ ہم تو وہاں نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں موجود ہیں۔ بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور لڑو۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے۔(۵۷)

سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۲۵ میں ارشاد ہو رہا ہے موسیٰؑ نے کہا: پروردگار میری تو بس اپنی ذات پر اور اپنے بھائی پر بس چلتا ہے میرے اور اس گناہگار جماعت کے درمیان جدائی ڈال دے۔(۵۸)

بنو اسرائیل کو شریعت عطا کی گئی

سورۃ الجاثیہ، آیت نمبر ۱۶ میں ارشاد ہے: اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب آسمانی اور حکمت یعنی علم اور نبوت دی تھی اور ہم نے ان کو نفیس چیزیں کھانیں کو دی تھیں اور ہم نے ان کو دنیا جہاں والوں کو فوقیت دی۔(۵۹)

انہیں شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا:

سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۶۳ میں ارشاد ہورہا ہے کہ قبول کرو جو کتاب ہم نے تم کو دی ہے مضبوطی کے ساتھ اور یاد رکھو جو احکام اس میں ہے جس سے توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ۔ (۶۰)

بنی اسرائیل کا تورات سے سلوک

سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۰۱ میں ارشاد ہورہا ہے کہ ان اہل کتاب میں سے ایک فریق نے خود اس کتاب اللہ کو پس پشت ڈال دیا، جیسے گویا ان کو اصلاً علم ہی نہیں۔ (۶۱)

بنی اسرائیل کو روز جزاء پر یقین کا حکم

سورۃ الاعراف (۱۶۹/۸) میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے کہ اور آخرت والا گھر ان لوگوں کیلئے اس دنیا سے بہتر ہے جو ان عقائد واعمال قبیحہ سے پرہیز رکھتے ہیں۔ پھر کیا تم نہیں سمجھتے؟ (۶۲)

بنی اسرائیل کو مال واولاد بڑھانے کا وعدہ

سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر (۱۸/۶) میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے کہ اور مال اور بیٹوں سے ہم تمہاری امداد کریں گے اور تمہاری جماعت بڑھا دیں گے۔ (۶۳)

قصاص کا حکم

قرآن پاک کی سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۴۵ میں ارشاد باری تعالیٰ ہورہا ہے ''اور ہم نے ان پر اس تورات میں یہ بات فرض کی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور کان کے بدلے کان۔ اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ پھر جو شخص اسے معاف کردے تو وہ اس کیلئے کفارہ ہوجائے گا اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے سو ایسے لوگ بالکل ستم ڈھا رہے ہیں۔ (۶۴)

قصاص کا حکم کتاب خروج میں

لیکن اگر نقصان ہوجائے تو جان کے بدلے جان لے۔ آنکھ کے بدلے آنکھ لے۔ دانت کے بدلے دانت اور ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔ پاؤں کے بدلے پاؤں، جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ۔ (۶۵)

حوالہ جات

۱۔ القرآن: ۲۔ ۱۳۳

۲۔ القرآن: ۳۔ ۹۳

۳۔کتاب یشوع:باب نمبر۲۴،آیت نمبر۱۵،۱۴،۴
۴۔کتاب یشوع:باب نمبر۲۴،آیت نمبر۱۵،۱۴
۵۔القرآن:۲:۲۱،۳۶،۱۶،۶۰،۳۹،۱۱
۶۔کتاب یشوع:آیت نمبر۲۴،۱۹،۱۵،۱۴،۷
۷۔ایضاً،باب نمبر۳۴،آیت نمبر۹،۸
۸۔القرآن:۶:۱۴۸،۱۹:۱۸۲،۸۱
القرآن:۱۵:۱۵
۹۔کتاب یشوع:باب نمبر۱۳،آیت نمبر۱۶
۱۰۔کتاب یشوع:باب نمبر۱۳،آیت نمبر۱۶
۱۱۔القرآن:۱۰۹:۱،۲،۳،۴،۵،۶
۱۲۔کتاب یشوع:باب نمبر۱،آیت نمبر۸،۷
۱۳۔کتاب عاموس:باب نمبر۷،آیت نمبر۱۵
۱۴۔القرآن:۲۵:۲۱،۱۴:۶،۲:۲۸۵
۱۵۔کتاب یشوع:باب نمبر۱،آیت نمبر۹،۸
۱۶۔کتاب یشوع:باب نمبر۱،آیت نمبر۶
۱۷۔کتاب عاموس:باب نمبر۷،آیت نمبر۱۵،۱۴
۱۸۔القرآن:۴۲:۱۳،۴۵:۱۸
۱۹۔کتاب خروج:باب نمبر۲۰،آیت نمبر۷
۲۰۔کتاب پیدائش:باب نمبر۱،آیت نمبر۳۶
۲۱۔کتاب پیدائش:باب نمبر۱،آیت نمبر۲۷
۲۲۔Harper Bible Commentry 1988, Harper Son Fransis Co. Page No 87
۲۳۔القرآن:۵،۳۲
۲۴۔القرآن:۲،۹۳
۲۵۔القرآن:۵:۴۵،۲:۱۶۹،۱۷۹،۱۷۸
۲۶۔کتاب خروج:باب نمبر۲،آیت نمبر۱۵
۲۷۔القرآن:۵:۳۹،۳۸
۲۸۔کتاب خروج:باب نمبر۲،آیت نمبر۱،۲،۳،۴،۵،۶
۲۹۔القرآن:۴،۹۲
۳۰۔القرآن:۹،۶۰

۳۱۔القرآن:۵۸،۳

۳۲۔کتاب خروج:باب نمبر۲۲،آیت نمبر۲۱

۳۳۔القرآن:۲:۲۱۵،۱۷،۳۶:۵۹،۷

۳۴۔القرآن:۲:۱۸۸

۳۵۔کتاب خروج:باب نمبر۳۱،آیت نمبر۱۲،۱۳،۱۴،۱۵،۱۶،۱۷

۳۶۔القرآن:۲:۶۶،۶۵،۷:۱۶۳

۳۷۔الخروج:باب نمبر۲۰،آیت نمبر۱۷

۳۸۔القرآن:۴:۱۳۵،۵:۸

۳۹۔القرآن:۳:۱۳۰،۲:۲۷۸،۲۷۶،۲۷۵

۴۰۔مجموعہ تعزیرات پاکستان،حنیف فیصل ایسٹن لاء،پبلشرز کچہری روڈ چوک،انارکلی لاہور،صفحہ نمبر۲۵۱

۴۱۔ایضاً صفحہ نمبر۳۴۹

۴۲۔کتاب خروج:باب نمبر۲۰،آیت نمبر۸،۹،۱۰،۱۱

۴۳۔القرآن:۲:۶۵،۶۶

۴۴۔القرآن:۲:۶۶

۴۵۔القرآن:۷:۱۶۴

۴۶۔القرآن:۷:۱۶۶

۴۷۔کتاب خروج:باب نمبر۳۱،آیت نمبر۱۷،۱۶،۱۵،۱۴،۱۳،۱۲

۴۸۔ایضاً،باب نمبر۲۰،آیت نمبر۹،۱۰،۱۱

۴۹۔خروج:باب نمبر۲۰،۵،۴،۳،۲،۱

۵۰۔کتاب خروج:باب نمبر۳۵،۳،۲

۵۱۔کتاب گنتی:باب نمبر۱۵۔۳۶،۳۵،۳۴،۳۳،۳۲

۵۲۔کتاب خروج:باب نمبر۱۶،آیت نمبر۲۵،۲۶،۲۷،۲۸

۵۳۔ Quran a comprative Study, Doctor Moshin Naqvi Vol, 1 Page No 93-94

۵۴۔کتاب احبار،باب نمبر۲۶،آیت نمبر۱۴،۱۵،۱۶،۱۷

۵۵۔القرآن:۵:۲۱

۵۶۔القرآن:۵:۲۲

۵۷۔القرآن:۵:۲۴

۵۸۔القرآن:۵:۲۵

۵۹۔القرآن:۶۰

۶۰۔القرآن:۲:۶۳

۶۱۔القرآن:۲:۱۰۱

۶۲۔القرآن:۸:۱۶۹

۶۳۔القرآن:۱۷:۶

۶۴۔القرآن:۵:۴۵

۶۵۔کتاب خروج:باب نمبر۲۱،آیت نمبر۲۳،۲۴،۲۵،۲۶